بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

خطبہ نمبر ۴۶

فون ۴۴۹

جلد ۷۲/۳۷ / ۲۴ ذی الحجہ ۱۴۰۳ھ / ۲ اخاء ۱۳۶۲ ہش / ۲ اکتوبر ۱۹۸۳ء / نمبر ۲۲۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے درخشندہ نشان کے طور پر

آسٹریلیا میں پہلی احمدیہ مسجد "المسجد بیت الہدیٰ" کا سنگ بنیاد رکھے جانے کی تفاصیل

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک معرکہ آراء خطاب کے بعد محراب میں سنگ بنیاد نصب فرمایا

خطبہ جمعہ میں حضور نے اس یوم مسعود کی اہمیت اور مستقبل میں رونما ہونیوالے اس کے دوررس نتائج پر روشنی ڈالی

اسی رات ویزمین میں ایک سو آسٹریلین احباب کے ساتھ مجلس سوال و جواب کا انعقاد

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ آسٹریلیا کی سرزمین پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے ایک اور درخشندہ نشان کے طور پر اس براعظم میں پہلی احمدیہ مسجد اور مشن ہاؤس کا سنگ بنیاد اللہ تعالیٰ کے حضور انتہائی عاجزانہ و متضرعانہ دعاؤں کے ساتھ اپنے دست مبارک سے نصب فرمادیا۔ اور اس طرح سے سڈنی سے قریباً ۵۰ کلومیٹر دور بلیک ٹاؤن میں جمعۃ المبارک کی مبارک و مسعود گھڑی میں ۳۰ ستمبر ۱۹۸۳ء کو "المسجد بیت الہدیٰ" کی تعمیر کے آغاز کے ساتھ ہی براعظم آسٹریلیا میں اسلام کی فتح اور غلبہ کا ایک نیا روشن اور زریں دور شروع ہو گیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک!

اس سے پہلے اس براعظم میں جماعت احمدیہ تو قائم تھی مگر باقاعدہ مسجد اور مشن ہاؤس کوئی نہ تھا اب خلافت رابعہ کے نئے مقدس و مبارک دور میں اس براعظم میں بھی مسجد کی تعمیر کے ساتھ دنیا کے تمام براعظموں میں جماعت احمدیہ کے باضابطہ مشن ہاؤس اور مساجد قائم ہو جائیں گی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس بابرکت دورۂ مشرق کا یہ ایک بہت اہم حصہ ہے جو خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے نہایت درجہ خیر و خوبی سے انجام پذیر ہوا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس موقع پر انگریزی میں ایک معرکہ آرا خطاب فرمایا۔ اس خطاب کا مکمل اردو ترجمہ الفضل کی یکم اکتوبر ۱۹۸۳ء کی اشاعت میں شائع ہو چکا ہے۔ اس خطاب کی ایک اہم بات یہ تھی کہ حضور ایدہ اللہ نے اس دن کو آسٹریلیا کی تاریخ میں آسٹریلیا کی جغرافیائی دریافت سے کہیں بڑھ چڑھ کر اہم اور تاریخی دن قرار دیا تھا۔

اسی روز قبل دوپہر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جمعہ پڑھائی اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں اس مبارک دن کی اہمیت اور مستقبل میں رونما ہونے والے اس کے اہم نتائج پر روشنی ڈالی۔

"المسجد بیت الہدیٰ" کا سنگ بنیاد رکھے جانے کی خبر سڈنی سے براہ راست بذریعہ ٹیلی فون موصول ہوئی ہے۔ یکم اکتوبر کی صبح چھ بج کر دس منٹ پر وکیل اعلیٰ تحریک جدید محترم چوہدری حمید اللہ صاحب کی طرف سے امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب کی خدمت میں جو پیغام موصول ہوا ہے اس میں اس ایمان افروز اور تاریخ ساز تقریب سعید کی کچھ تفاصیل بیان کی گئی ہیں۔ اس پیغام کا مکمل متن درج ذیل ہے:۔

"۳۰ ستمبر۔ الحمد للہ! سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج "المسجد بیت الہدیٰ" کی بنیاد رکھی۔ یہ مسجد براعظم آسٹریلیا کی پہلی احمدیہ مسجد ہے۔ حضور نے مقامی جماعت کے اراکین اور بیرونی وفود کے سامنے تاریخی تقریر فرمائی۔ اس کے بعد محراب کی جگہ میں اپنے دست مبارک سے مسجد کی بنیاد رکھی۔ اس تقریب میں علی الترتیب حضرت مولوی محمد حسین صاحب (جنہیں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کرنے کا شرف حاصل ہے) ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب مقامی صدر جماعت۔ افراد قافلہ۔ فجی اور انڈونیشیا کے وفود۔ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا حرم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ اور بعض مستورات اور بچوں نے بھی شرکت کی۔ بعد میں حضور ایدہ اللہ نے اس تقریب کے بہت ہی بابرکت ہونے کی دعا کروائی۔ ازاں بعد حضور WISE MAN تشریف لے گئے جو سڈنی سے ایک سو کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ جہاں حضور نے رات کے کھانے کی دعوت میں شرکت فرمائی جس میں ایک سو آسٹریلین بھی شامل تھے۔ کھانے کے بعد سوال اور جواب کی مجلس شروع ہوئی جو تقریباً دو گھنٹے تک جاری رہی۔ حضور رات بارہ بجے سڈنی واپس بخیریت تشریف لائے۔ قبل ازیں بعد دوپہر حضور نے خطبہ جمعہ دیا اور نماز پڑھائی اور خطبہ جمعہ میں آج کے دن کی اہمیت اور مستقبل میں مرتب ہونے والے ان دوررس نتائج کی نشان دہی فرمائی۔ نیز یہ کہ یہ دن اس دن سے زیادہ اہم ہے جس دن کہ کیپٹن کک نے آسٹریلیا کی سرزمین پر قدم رکھا۔"

اخبار احمدیہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اس جماعت کو تیار کرنے سے غرض یہی ہے کہ زبان، کان، آنکھ اور ہر ایک عضو میں تقویٰ سرایت کر جاوے۔ تقویٰ کا نور اس کے اندر اور باہر ہو۔ اخلاق حسنہ کا اعلیٰ نمونہ ہو اور بے جا غصہ اور غضب وغیرہ بالکل نہ ہو۔ میں نے دیکھا ہے کہ جماعت کے اکثر لوگوں میں غصہ کا نقص اب تک موجود ہے۔ تھوڑی تھوڑی سی بات پر کینہ اور بغض پیدا ہو جاتا ہے اور آپس میں لڑ جھگڑ پڑتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا جماعت میں سے کچھ حصہ نہیں ہوتا..... ہر ایک جماعت کی اصلاح اوّل اخلاق سے شروع ہوا کرتی ہے"

(ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۱۲۷)

● میرے بھتیجا سید ہارون مکرم احمد ابن سید محمد احمد اور صاحبزادی امۃ اللطیف بیگم صاحبہ لاہور چھاؤنی کی تقریب شادی سارہ تسنیم بیگم بنت صاحبزادہ حامد احمد خان و شمیم حامد خان صاحبہ شکاگو میں ۵ اگست بروز دوشنبہ منعقد ہوئی۔ جس میں مکرم عطاء اللہ صاحب کلیم انچارج مبلغ امریکہ نے شرکت فرمائی اور دعا کروائی۔ مرزا محمد افضل صاحب مبلغ انچارج مشن شکاگو نے بھی شرکت فرمائی۔ دیگر مہمانوں میں صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب۔ بیگم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب (جو لڑکے کے ماموں اور ممانی ہیں)۔ عزیزم طاہر احمد صاحبزادہ مرزا نسیم احمد صاحب مع بیگم و بچگان صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب مع بیگم صاحبہ۔ صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب۔ صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب۔ صاحبزادہ مرزا احسن احمد صاحب عاجزہ کبریٰ بیگم فیضی اور کمیٹی اور مقامی جماعت کے متعدد اصحاب شامل تھے۔ اگلے دن ۱۶ اگست کو سید محمد احمد کی طرف سے ولیمہ کی دعوت دی گئی جس میں کھانے کے بعد مکرمی جناب منیر احمد صاحب شمس مشنری انچارج کینیڈا نے شمولیت فرمائی اور دعا کروائی۔ مکرم پروفیسر نصیر احمد خان پروفیسر منگلا صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ و بچگان نے بھی شمولیت کی۔

عزیزم ہارون مکرم احمد۔ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب کے پوتے ہیں۔ عزیزہ سارہ تسنیم۔ حضرت ممدوح الانبیاء صاحبزادہ مرزا بشیر احمد رضی اللہ عنہ کے نواسہ اور حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کے پوتے اور صاحبزادہ حامد احمد خان کی بیٹی ہیں۔ عزیزم ہارون مکرم احمد اور عزیزہ سارہ تسنیم کا نکاح جلسہ سالانہ ۱۹۸۲ء کے معاً بعد ۲۹ دسمبر کو مولانا عبد المالک خان صاحب مرحوم نے مسجد مبارک میں پڑھا تھا۔ عزیزم ہارون مکرم احمد شکاگو یونیورسٹی میں ایم ایس سی جیالوجی کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ پنجاب یونیورسٹی میں ایم ایس سی میں اول رہے تھے اور گزشتہ ریکارڈ توڑا تھا احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ یہ شادی بہت بابرکت ہو۔ اعلیٰ کامیابی حاصل کریں اور اس ملک میں رہتے ہوئے دین کی خدمت کر سکیں۔

(خاکسار۔ مریم صدیقہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبد الحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دار الرحمت غربی ربوہ، قیمت ۵۰ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جمعہ خطبہ

قرآن کریم کا نہایت ہی پیارا اسلوب ہے کہ ازمنہ گذشتہ کے قصے دہراتا جن سے اولوالالباب نصیحت پکڑتے ہیں

یہ ایسی کہانیاں ہیں جو ہمیشہ دہرائی جاتی رہی ہیں اور ہمیشہ دہرائی جاتی رہیں گی دنیا ان میں ایک بھی استثناء نہیں دیکھے گی

وہ لوگ جو ہمیشہ خدا کے نام پر کھڑے ہوں گے انہیں لازماً دکھوں پر صبر کرنا پڑیگا، استقامت دکھانا ہوگی اور خدا پر توکل کرنا ہوگا

ایسی قوموں پر خدا کی وہ تقدیر بھی لازماً ظاہر ہوگی جس کا قصص قرآنی میں بڑی تفصیل اور وضاحت سے ذکر کیا گیا ہے

خدا جب کسی قوم کو فتح دینے کا فیصلہ کرتا ہے تو وہ لازماً فتحیاب ہوتی ہے اور جسے ہلاک کرنے کا فیصلہ فرماتا ہے وہ لازماً ہلاک کی جاتی ہے

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بتاریخ ۲۰ ہجرت ۱۳۶۲ ہش مطابق ۲۰ مئی ۱۹۸۳ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

مرتبہ:- مکرم یوسف سلیم ملک صاحب ایم اے انچارج صیغہ زود نویسی۔ ربوہ۔

نوٹ:- یہ خطبہ صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر احباب جماعت کی خدمت میں پیش کر رہا ہے

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے سورۂ ابراہیم کی یہ آیات تلاوت فرمائیں:-

اَلَمْ یَاْتِکُمْ نَبَؤُا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ ۛ وَ الَّذِیْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۛ لَا یَعْلَمُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ ؕ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ فَرَدُّوْۤا اَیْدِیَهُمْ فِیْۤ اَفْوَاهِهِمْ وَ قَالُوْۤا اِنَّا كَفَرْنَا بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ وَ اِنَّا لَفِیْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَنَاۤ اِلَیْهِ مُرِیْبٍ ۝ قَالَتْ رُسُلُهُمْ اَفِی اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ یَدْعُوْكُمْ لِیَغْفِرَ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَ یُؤَخِّرَكُمْ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ قَالُوْۤا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ؕ تُرِیْدُوْنَ اَنْ تَصُدُّوْنَا عَمَّا كَانَ یَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا فَاْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ۝ قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ یَمُنُّ عَلٰى مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَ مَا كَانَ لَنَاۤ اَنْ نَّاْتِیَكُمْ بِسُلْطٰنٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَ عَلَى اللّٰهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ وَ مَا لَنَاۤ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَ قَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا ؕ وَ لَنَصْبِرَنَّ عَلٰى مَاۤ اٰذَیْتُمُوْنَا ؕ وَ عَلَى اللّٰهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝ وَ قَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَاۤ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِیْ مِلَّتِنَا ؕ فَاَوْحٰۤى اِلَیْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِیْنَ ۝ وَ لَنُسْكِنَنَّكُمُ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِیْ وَ خَافَ وَعِیْدِ ۝ وَ اسْتَفْتَحُوْا وَ خَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ ۝

(آیت ۱۰ تا ۱۶)

اور پھر فرمایا:-

قرآن کریم کا یہ

نہایت ہی پیارا اسلوب

ہے کہ ازمنہ گذشتہ کے وہ قصے دہراتا ہے جن سے اولوالالباب نصیحت پکڑتے ہیں۔

اور مومن کو مجادلہ کا ایک ایسا پاکیزہ طریق سکھاتا ہے جس میں کوئی کج بحثی نہیں، کوئی جبر نہیں، ایسی صاف اور پاکیزہ گفتگو ہے کہ اس کے نتیجہ میں اگر سننے والا متاثر ہو اور اللہ تعالیٰ کا خوف کرتے ہوئے تسلیم کرے تو اس کے لئے بہتر ہے۔ اور اگر وہ نہ سننے پر اصرار کرے یا تکبر اور نخوت سے کام لے تو مومن کو اس بات کی بھی اجازت نہیں کہ اس کے مقابلہ میں کج بحثی سے کام لے کجا یہ کہ دین کے حق میں جبر کو استعمال کرے۔ بڑے ہی ظالم ہیں وہ لوگ جو حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان لوگوں پر جو آپ کے ساتھ تھے جبر کا الزام لگاتے ہیں۔ کیونکہ جبر کی تعلیم دینے والوں کو یا ان کو جن کو خدا تعالیٰ کی طرف سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جبر کی تعلیم دی گئی ہو اس قسم کے واقعات تو نہیں سنائے جاتے جیسے قرآن کریم سناتا ہے۔ ان کا تو مزاج ہی مختلف ہوتا ہے۔ ان کے اندر ایک گہرا غم اور سوز پایا جاتا ہے۔ ازمنہ گزشتہ کی ایسی دردناک کہانیاں ہیں کہ ان کو سنکر دل پگھلنے لگتے ہیں اور قرآن کریم بالآخر یہ نصیحت کرتا ہے کہ صبر کے سوا ہم تمہیں اور کوئی تعلیم نہیں دیتے۔ جس طرح پہلوں نے صبر کیا تم بھی صبر کرنا۔ تمہیں جتنے بھی دکھ دیئے جائیں سوائے صبر کے تمہیں اجازت ہی نہیں کہ کوئی اور طریق مقابلہ اختیار کرو۔ اور جب تم صبر کرو گے تو صبر کے ساتھ پھر ہماری طرف جھکنا، ہم سے التجائیں کرنا اور ہم سے فتح مانگنا۔ فرمایا پھر انہوں نے ہم سے فتح مانگی اور اس کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ نے اس قوم کو غالب کر دیا یا اُن قوموں کو غالب کر دیا جن کا ذکر بیان کیا جا رہا ہے۔ یہ ہے خلاصہ ان آیات کے ترجمہ کا جو میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی ہیں۔

اب میں آیات کو الگ الگ لے کر اُن کے متعلق کچھ تفصیل بیان کرتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ اَلَمْ یَاْتِکُمْ نَبَؤُا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ اے وہ لوگو جو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مقابلے پر نکلے ہو اے تکبر اور نخوت سے کام لینے والو اور اے اِبا کرنے والو! کیا تمہیں ان قوموں کی خبریں نہیں پہنچیں جو قوم نوحؑ تھی اور قوم عاد تھی اور قوم ثمود تھی اور ان قوموں کی بھی جو ان کے بعد میں آنے والی تھیں، ان کی تفاصیل کا اللہ تعالےٰ کے سوا اور کسی کو علم نہیں لیکن

یہ ایک حقیقت ہے

کہ ان سب کے پاس اللہ تعالےٰ کے رسول کھلے کھلے نشانات لے کر آئے فَرَدُّوْٓا اَیْدِیَھُمْ فِیْٓ اَفْوَاھِھِمْ لیکن انہوں نے رسولوں کے پیغام کو رد کر دیا۔ رَدُّوْٓا اَیْدِیَھُمْ فِیْٓ اَفْوَاھِھِمْ کا محاورہ عربی میں انکار کرنے اور کسی بات کو رد کرنے کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ لیکن ہر موقع اور ہر محل پر یہ محاورہ اطلاق نہیں پاتا بلکہ ایک خاص قسم کی صورتِ حال کے لئے یہ طرزِ بیان اختیار کی جاتی ہے۔

کسی پیغام کو رد کرنے والے مختلف قسم کے لوگ ہو سکتے ہیں، کچھ وہ جو بڑے ادب اور احترام کے ساتھ معذرت کرتے ہوئے رد کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ آپ کا پیغام سر آنکھوں پر لیکن ہمیں استطاعت نہیں، ہمیں توفیق نہیں، ہم مجبور ہیں اس لئے ہمیں چھوڑ دو۔ کچھ وہ ہیں جو برابری پر رد کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں ٹھیک ہے ہم نے تمہارا پیغام سن لیا لیکن ہم اس کو قبول نہیں کر سکتے۔ کچھ وہ ہیں جو تکبر اور نخوت کے ساتھ رد کرتے ہیں۔ یہ محاورہ ان کے لئے استعمال ہوتا ہے اور اس کا ایسا پیارا نقشہ کھینچا گیا ہے کہ تکبر کرنے والوں میں سے بھی وہ جو انتہا کے متکبرین ہیں۔ رَدُّوْٓا اَیْدِیَھُمْ فِیْٓ اَفْوَاھِھِمْ کا مطلب یہ ہے کہ بات سن رہے ہیں اور انگلیاں منہ میں دانتوں تلے دبائی ہوئی ہیں۔ اس تکبر کے اظہار کے لئے کہ ہاں تم کہتے چلے جاؤ۔ ہم تو تمہیں اس لائق بھی نہیں سمجھتے کہ تمہارے جواب میں دو حرف ہی کہہ دیں۔ منہ سے انگلی نکالنے کی توفیق نہیں پاتے اور یہ

اظہارِ تکبر کا ایک عجیب ذریعہ

ہے جس کو ہم آج تک دنیا میں رائج دیکھتے ہیں۔ انسان ایک ذلیل سی چیز کو اوپر سے نیچے کی طرف بڑی حقارت سے دیکھ رہا ہے۔ جیسے زمین کا کوئی کیڑا ہو اور انگلیاں دانتوں تلے دبائی ہوئی ہیں اور کہتا ہے ٹھیک ہے جو تم نے کہنا ہے وہ کہہ لو اور اس تذلیل کے بعد جو اپنی طرف سے انہوں نے کر لی پھر آخر پر یہ نتیجہ نکالتے ہیں۔ اِنَّا کَفَرْنَا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِہٖ ہم کھلا کھلا انکار کرتے ہیں اس چیز کا جو تمہارے پاس بھیجی گئی ہے یا جس چیز کے ساتھ تم بھیجے گئے ہو۔ وَاِنَّا لَفِیْ شَکٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَنَآ اِلَیْہِ مُرِیْبٍ اور ہم اس بات میں شک کرتے ہیں جس کی طرف تم ہمیں بلاتے ہو۔ ہم بہت ہی شک کرنے والے ہیں اس لئے اس گفتگو کو چھوڑ دو۔

یہ وہ نہایت ہی متکبرانہ طرزِ عمل ہے جو قرآن کریم کے مطابق آنحضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے قبل کے انبیاء سے لوگوں نے اختیار کیا۔ مخاطب اوّل طور پر کفارِ مکہ ہیں اور مراد وہ سارے لوگ ہیں جو حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا انکار کرنے والے تھے یا آئندہ آنے والے ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے دیکھو! یہ پہلے بھی ہو چکا ہے تم بڑی حقارت سے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پیغام کو دیکھ رہے ہو اور تکبر کے سارے ذرائع اختیار کر رہے ہو۔ تم سمجھتے ہو تم بڑی بڑی قومیں ہو اور بڑی عظمتوں کے مالک ہو اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جو لوگ حقیقی ایمان لانے والے اور سچے مومنین اور آپ سے پیار کرنے والے ہیں وہ تمہارے مقابل پر تعداد میں ایک معمولی حیثیت بھی نہیں رکھتے۔ اگر یہ نہ ہوتا تو اس تکبر سے تم باتیں نہ کرتے لیکن ہم تمہیں بتاتے ہیں کہ اس سے پہلے یہ واقعات رونما ہو چکے ہیں۔ تم نئے نہیں ہو اور اس سے پہلے پہلے ان قوموں کے انجام بھی گزر چکے ہیں جنہوں نے اپنے وقت کے نبی کا انکار کیا لیکن جہاں تک ان کمزوروں اور غریبوں اور نہتوں کا تعلق ہے جن کے ساتھ یہ تذلیل کا سلوک کیا گیا اُن کا جواب بالکل اور تھا۔ انہوں نے غصہ نہیں کیا، انہوں نے نفرت نہیں کی، انہوں نے مقابل پر سختی کا سختی سے جواب نہیں دیا بلکہ سیدھی سادی اور صاف باتیں کہیں اور قولِ سدید سے نہیں ہٹے۔

ان رسولوں نے جو مختلف قوموں کی طرف بھیجے گئے قرآن کریم کے مطابق انہوں نے لوگوں سے یہ کہا اَفِی اللّٰہِ شَکٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ تم عجیب باتیں کرتے ہو،

ہم تو تمہیں خدا کی طرف بلا رہے ہیں۔

ہم اپنی طرف تو تمہیں نہیں بلا رہے۔ ہم تو اُن نیکیوں کی طرف بلا رہے ہیں جو خدا کی ذات سے وابستہ ہیں اور اُن نیک کاموں کی طرف بلا رہے ہیں جو ہمیشہ سے خدا والے کرتے چلے آئے ہیں۔ ہم تمہیں ایسا کوئی کام نہیں بتاتے جو خدا کے سوا کسی اور وجود کی طرف منسوب ہو سکتا ہو۔ ہماری تعلیم بتاتی ہے کہ ہم تمہیں اللہ کی طرف بلا رہے ہیں۔ جب تم یہ کہتے ہو کہ ہم شک کرتے ہیں تو کیا خدا کی ذات میں شک کرتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہو۔ کیا اُن نیکیوں میں شک کرتے ہو جن کی طرف ہم تمہیں بلا رہے ہیں۔ ہم تمہیں اُس خدا کی طرف بلا رہے ہیں جس نے آسمانوں کو بھی پیدا کیا اور زمین کو بھی پیدا کیا۔ وہ تمہیں بُلاتا ہے ہم نہیں بُلاتے اور وہ بُلاتا ہے اس غرض سے کہ تمہاری بخشش فرمائے۔ اس میں یہ بھی بیان فرمادیا کہ جس وقت رسول آتے ہیں اور قوم کو خدا کی طرف بلاتے ہیں، وہ انتہائی گناہگار ہو چکی ہوتی ہے ہر قسم کے گناہوں میں ملوث ہو چکی ہوتی ہے اور سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ رحمت کے ساتھ اُن پر رجوع فرمائے اور غیر معمولی فضل نازل فرمائے ایسی قوم کی نجات کا کوئی ذریعہ باقی نہیں رہتا۔

پس انبیاء ان کو سمجھاتے ہیں کہ تم اپنا حال کیوں نہیں دیکھتے۔ تم سر سے پاؤں تک گناہوں اور گندگی میں ملوث ہو چکے ہو۔ خدا تمہیں بُلا رہا ہے اس لئے کہ تمہاری مغفرت فرمائے اور تم یہ جواب دے رہے ہو کہ ہم شک کر رہے ہیں۔ ہمیں تعجب ہے کہ تم کیا باتیں کرتے ہو۔

پھر فرمایا وَ يُؤَخِّرْكُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى۔ یہ دوسرا پیغام ہے۔ اس میں بہت ہی گہرا انذار ہے اور بہت ہی وسیع انذار ہے۔ جواب میں بظاہر کوئی دھمکی نہیں ہے۔ ایسے حیرت انگیز طریق پر اور ایسی ملائمت کے ساتھ بات کی گئی ہے کہ اس میں سُننے والے کے لئے بظاہر غصہ کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ لیکن آپ اس مضمون پر غور کریں تو اس میں اتنا گہرا انذار ہے کہ صاحبِ عقل اور صاحبِ رُشد انسان کو یہ سُن کر لرز جانا چاہیئے۔ ان رسولوں نے جواب دیا کہ تمہیں بخشش کی طرف بُلایا جا رہا ہے۔ تمہاری بخشش نہ کی گئی تو

تمہاری صف لپیٹ دی جائے گی

اس لئے کہ تم اس انجام کو پہنچ چکے ہو جس کے بعد قومیں زندہ نہیں رکھی جاسکتیں۔ وہ لازماً ہلاک کر دی جاتی ہیں اس لئے خدا تمہیں بُلا رہا ہے۔ فرمایا يُؤَخِّرْكُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى یہ تمہیں آخری مہلت ہے تاکہ تمہاری وہ مُدّت جس تک تم باقی رکھے جا سکتے ہو اس کے آخری کنارے تک تم پہنچ جاؤ نہ یہ کہ پہلے کنارے پر پکڑے جاؤ۔

اللہ تعالیٰ نے قوموں کی جو عمریں اور مُدّتیں مقرر فرمائی ہیں اُن کے متعلق بعض آیات سے یہ پتہ ملتا ہے کہ جب وقت آجاتا ہے تو نہ ان کو چھوٹا کیا جاسکتا ہے نہ اُن کو لمبا کیا جا سکتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا یہ آیت اس مضمون کے منافی ہے۔ کیا ان دونوں مضامین میں تضاد ہے۔ ایک طرف تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب قوموں کا وقت آجاتا ہے تو پھر کوئی ڈھیل نہیں دی جاتی نہ ایک لمحہ کے لئے اس وقت کو آگے کیا جاسکتا ہے نہ ایک لمحہ کے لئے پیچھے کھینچا جاسکتا ہے۔ اور یہاں فرماتا ہے وَ يُؤَخِّرْكُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى اگر تم خدا کی آواز پر کان دھرو گے اور بخشش کی طرف دوڑے چلے آؤ گے تو اللہ وعدہ کرتا ہے کہ يُؤَخِّرْكُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى تمہاری اجل مسمّٰی تک تمہیں آگے بڑھا دے گا۔ معلوم یہ ہوا کہ اجل مسمّٰی سے مراد ایک پرلا کنارا بھی ہے اور اجل مسمّٰی سے مراد ایک ادھر کا کنارا بھی ہے۔

وہ قومیں جو بیمار ہو جاتی ہیں وہ اپنی مدّتِ معینہ کے پہلے کنارے پر ہلاک کی جاتی ہیں اور وہ قومیں جو صحت مند ہوتی ہیں وہ آخر وقت تک عمر پاتی ہیں یہاں تک کہ اجل مُسمّٰی کا آخری کنارا آجائے۔ یہی حال ہم انفرادی زندگی میں بھی دیکھتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ہر انسان کی زندگی مقدّر ہے، ہر انسان اجل مسمّٰی لے کر آیا ہے اور ساتھ ہی یہ فرمایا جاتا ہے لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ ہر بیماری کی شفاء بھی ہے۔ دعائیں بھی مانگو، علاج بھی کرو، ہر ممکن کوشش کرو کہ اللہ تعالیٰ تمہاری زندگی کو لمبا فرمادے۔

معلوم ہوتا ہے ہر انسان کے لئے Inherent یعنی ودیعت کی ہوئی کچھ عمر ہے۔ وہ اپنی زندگی کو جس طرح چاہے استعمال کرے اسی طرح کا جواب اس کی عمر کی صورت میں ظاہر ہوگا۔ اگر وہ اپنی عمر عزیز کو ضائع کرے گا اور سرکشی سے کام لے گا اور خدا تعالیٰ کے بیان فرمودہ قوانین کے اندر نہیں رہے گا اور اعتداء کرے گا تو وہ مدّتِ معینہ جو اس کے لئے مقرر ہے اس کے پہلے کنارے پر وہ پکڑا جائے گا اور اگر اُس نے اُن سب تقاضوں کو پورا کیا تو پھر وہ آخری مدّت تک پہنچایا جائے گا۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے کہ خدمتِ خلق

لمبی عمر کا راز

ہے۔ اگر عمر کی تعیین ایک لمحہ ایک ثانیہ سے تعلق رکھتی ہے تو پھر یہ بات ہی بے معنی بن جاتی ہے۔ اس سے لازماً یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو فہم قرآن عطا فرمایا گیا تھا اس سے آپ نے یہ راز پایا کہ بظاہر عمر مقرر ہے لیکن اس عمر کی دو حدیں مقرر ہیں ایک اوّل حد اور ایک آخر حد۔

پس اسی مضمون کو کھولتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دیکھو! تم اپنی ذلت اور نکبت اور بداعمالیوں میں اُس مقام کو پہنچ چکے ہو کہ آسمان پر لکھا جا چکا ہے کہ اب تم پکڑے جاؤ گے۔ لیکن یہ تمہارے پکڑے جانے کا پہلا وقت ہے۔ ابھی تمہارے زندہ رہنے کے لئے بہت دن باقی ہیں۔ خدا کی تقدیر اگر چاہے تو تمہاری عمر کو لمبا کر سکتی ہے۔ اس لئے ہم تمہیں بلا رہے ہیں اور ہم تمہیں نصیحت کرتے ہیں کہ خدا کی طرف توجہ کرو وہ چاہتا ہے تم پر رحم فرمائے اور تمہاری عمر بڑھا دے۔ اب یہ اتنی معقول اور اتنی مدلّل بات ہے اور اتنے پیارے انداز میں انذار کیا گیا ہے کہ اس کو سُننے کے باوجود انہوں نے کہا إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا باتیں خدا کی کرتے ہو اور ہو ہماری طرح کے انسان۔ تمہاری حیثیت کیا ہے۔ ہم کوئی فوقیت نہیں دیکھتے جو تمہیں ہم پر حاصل ہو۔ تم فرشتے نہیں، تم مافوق البشر طاقتیں لے کر نہیں آئے، ہماری طرح کھاتے پیتے ہو، ہماری طرح گلیوں میں چلتے پھرتے ہو، ہماری طرح بھوک اور پیاس کو مٹانے کے لئے رزق اور پانی کے محتاج ہو، ہم پر تمہیں کیا فضیلت حاصل ہے، ناصح بن کر ہم پر اپنی کیا فوقیت جتاتے ہو، ایک عام انسان ہو کر خدا کی باتیں کر کے خدا کی طرف سے ہمیں پیغام دینے لگ گئے ہو تُرِيدُونَ أَنْ تَصُدُّونَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُنَا ہم تمہاری اس حرکت کو سمجھتے ہیں۔ سوائے اس کے تمہارا اور کوئی مقصد نہیں کہ تم اُس مذہب کو تبدیل کر دو جو ہمارے آباؤ اجداد کا تھا اور یہ اشتعال انگیزیاں ہیں ہم ان کو برداشت نہیں کریں گے، فَأْتُونَا بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ اب ہم نے بات کھول دی ہے، اب کوئی معین دلیل لاؤ جو اس کے خلاف ہو۔ انہوں نے بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دھمکی کے جواب میں دھمکی

دی لیکن جیسے لپٹی ہوئی دھمکی پہلے دی ویسے ہی لپٹی ہوئی دھمکی اب ہے جو آگے جا کر کھل جائے گی۔ چنانچہ انہوں نے کہا۔ اچھا! تم خدا کی طرف سے ہمیں انذار کرتے ہو، خدا تو پتہ نہیں، ہے یا نہیں اور اگر ہے تو کہاں ہے، ہم تو تمہارے سامنے موجود ہیں، ہم تمہیں بتاتے ہیں کہ ہم تمہاری نیتوں کو سمجھ گئے ہیں اور تمہاری شرارت کو پہچان گئے ہیں، تمہارا مقصد یہ ہے کہ ہمارے آباؤ اجداد جھوٹے تھے، تم ان کو گالیاں دیتے ہو۔ تم یہ جو کہتے ہو کہ اُن کے رستہ سے ہٹ جاؤ تو گویا یہ بتانا چاہتے ہو کہ ہمارے سب بزرگ جھوٹے تھے اور بدکردار تھے اور ہم نے اُن کا جو رستہ اختیار کیا ہے یہ رستہ غلط ہے۔ اگر ہم یہ غلط بات کرتے ہیں تو اس کے مقابل پر کوئی دلیل لاؤ قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ إِنْ نَّحْنُ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ کیسا صاف، سادہ اور پاکیزہ جواب دیا ہے۔ رسولوں نے کوئی غصہ نہیں کیا۔ فرمایا ہاں ٹھیک ہی تو ہے ہم تمہاری ہی طرح کے انسان ہیں۔ ہم میں اور تم میں بشریت کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں ہے وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰى مَنْ يَّشَاءُ مِنْ عِبَادِهٖ لیکن اللہ جس کو چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے اپنے انعام کے لئے چن لیتا ہے اور جن بندوں پر اللہ انعام فرمائے اُن میں اور عام بندوں میں فرق پڑ جاتا ہے۔ بظاہر بشریت کے لحاظ سے ہم ایک ہیں اور ایک ہی مقام پہ فائز ہیں لیکن

ایک بہت بڑا فرق

یہ ہے کہ اللہ ہم پر رحمتیں نازل فرما رہا ہے لیکن تم اللہ کی رحمتوں سے محروم ہو رہے ہو۔

ان دو قسم کے بشروں میں تو بہت ہی بڑا فرق ہے۔ بحیثیت بشر کے ذاتی طور پر ہم میں یہ طاقت نہیں ہے اَنْ نَّاْتِيَكُمْ بِسُلْطٰنٍ کہ ہم تمہارے مقابل پر کوئی دلیل پیش کریں جو تم پر غالب آجائے سُلْطَان ایسی دلیل اور حجت اور برہان کو کہتے ہیں جو دوسرے کو مغلوب کر دے۔ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ہاں جب اللہ چاہے گا تو وہ ضرور ایسے سُلطان بھیجے گا جو تمہیں مغلوب کر دیں گے وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ اور مومن تو اللہ پر ہی توکل کیا کرتے ہیں۔

باتوں کے پردہ میں پھر وہی طرزِ گفتگو چل رہی ہے۔ بڑی ملائمت کے ساتھ مخفی انذار بھی ہو رہا ہے۔ رسول فرماتے ہیں تم ہم سے کس دلیل کی توقع رکھتے ہو۔ ہم تو تمہیں بتا چکے ہیں کہ پہلے بھی انبیاء آتے رہے ہیں۔ جب بھی اور جس نے بھی اُن کا انکار کیا وہ ہلاک ہو گیا۔ فرمایا غلبہ کی یہ دلیل اگر تم چاہتے ہو تو وہ تو ہمارے بس میں نہیں ہے۔ کیوں نہیں ہے۔ تم خود ہی کہہ چکے ہو کہ ہم تمہاری طرح کے بشر ہیں۔ جب ہم تمہاری طرح کے بشر ہیں تو پھر ہم سے کیا توقع رکھ سکتے ہو کہ ہم تم پر غالب آجائیں گے۔ ہم تو غالب آنے کی طاقت نہیں رکھتے، تمہاری طرح کے بشر ہیں اور تعداد میں کمزور۔ اپنی طاقت میں کمزور اور اپنے جتھے میں کمزور ہیں۔ تمہارے مقابل پر ہماری تو کوئی حیثیت ہی نہیں۔ ہم سے کیا مانگتے ہو۔ جو ہستی

غلبہ کی دلیل

دے سکتی ہے اس کے تم منکر ہو رہے ہو اس لئے تم سے مزید گفتگو چل نہیں سکتی۔ اگر تم یہ تسلیم کر لیتے کہ ہم خدا کی طرف سے باتیں کرتے ہیں تو تمہارا یہ مطالبہ برحق تھا کہ سلطان مبین لے کر آؤ۔ تم تو مان ہی نہیں رہے کہ ہم خدا کی طرف سے ہیں اور جو تم ہمارے متعلق مانتے ہو ہم بھی اپنے متعلق مانتے ہیں کہ ہم بھی تمہاری طرح کے بشر ہیں۔ بشریت کے لحاظ سے تم پر کوئی فوقیت نہیں رکھتے۔ اس لئے تمہارا ہم سے یہ مطالبہ نہایت ہی غیر معقول ہے کہ تم بشر ہوتے ہوئے اور کمزور ہوتے ہوئے ہمارے خلاف غلبہ کی دلیل لے کر آؤ۔ لیکن ہم جانتے ہیں کہ اللہ ہے، ہم جانتے ہیں کہ اُس نے ہمیں کھڑا کیا ہے، ہم جانتے ہیں کہ اُس نے ہمیں انذار کے لئے بھجوایا ہے اس لئے عَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ توکل کرنے والے ہمیشہ اپنے رب پر توکل کیا کرتے ہیں اور ہم بھی اپنے اللہ پر ہی توکل کرتے ہیں اور اس پر بات کو چھوڑ دیتے ہیں۔

ابھی مناظرہ چل رہا ہے، ابھی گفتگو جاری ہے۔ انبیاء اپنی قوم کے لوگوں سے کہتے ہیں کہ تمہاری بات تو ختم ہو گئی آگے نہیں بڑھ سکتی۔ ہم نے تو تمہیں اس کا خوب ٹھوس جواب دے دیا ہے لیکن ہماری بات ابھی جاری ہے وَمَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ یہ کیسے ممکن ہے کہ ہم اللہ پر توکل نہ کریں وَقَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا جب کہ وہ ہمیں ہدایت دے چکا ہے۔ انہوں نے اتنے یقین کے مقام پر فائز ہو کر بات کی ہے کہ جب تک کسی نے کچھ پا نہ لیا ہو اس قسم کا کلام اس کے منہ سے نہیں نکل سکتا۔

مجھے یاد ہے ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے پاس ایک دہریہ آیا۔ یہ قادیان کی بات ہے۔ مسجد مبارک میں نماز کے بعد مجلس ارشاد لگی ہوئی تھی۔ اس نے بیٹھ کر خدا کی ہستی کے خلاف چند دلائل دینے شروع کر دیئے وہ دلائل دیتا رہا اور حضرت صاحب مسکراتے رہے۔ جب اس نے بات ختم کی تو آپ نے فرمایا کہ مجھے تو تم پر ہنسی آرہی ہے تم مجھے یہ دلیل دے رہے ہو کہ خدا کی ہستی نہیں ہے حالانکہ وہ ہستی مجھ سے کلام کرتی ہے، مجھ سے پیار اور محبت کا سلوک کرتی ہے اور بارہا مجھ پر ظاہر ہو چکی ہے اور تم باہر بیٹھے مجھے پیغام دینے آئے ہو کہ وہ ہستی موجود نہیں۔ کیسی بے وقوفوں والی بات ہے۔

یہ بالکل وہی طرز استدلال ہے جو انبیاء اختیار کرتے رہے ہیں یا یوں کہنا چاہیئے کہ حضرت مصلح موعودؓ نے وہی طرز استدلال اختیار کی جو انبیاء اختیار کرتے چلے آئے ہیں۔ قرآن کریم کے مطابق

خدا رسیدہ لوگ کہتے ہیں

کہ ہم اللہ پر توکل کیوں نہ کریں (انسان ہمیشہ اُس چیز پر توکل کیا کرتا ہے جس پر کامل یقین ہو۔ تم تو کہتے ہو ہمیں شک ہے اس لئے تمہارے لئے توکل کا کوئی سوال ہی نہیں۔ ہمیں تو خدا تعالیٰ سے ہدایت مل چکی ہے، ہم سے تو خدا کلام فرماتا ہے، ہم پر تو رحمتیں نازل فرما رہا ہے۔ اتنے پیار کرنے والے اور ایسے باوفا خدا پر ہم توکل نہ کریں تو ہم بڑے ہی ظالم لوگ ہوں گے۔ ہم نہ صرف یہ کہ اس پر توکل کریں گے۔ بلکہ توکل کا ثبوت اپنے صبر سے دیں گے۔ زبانی توکل کرنا اور چیز ہے لیکن دُکھوں کی زندگی قبول کر لینا جب کہ انسان اس زندگی سے بچ بھی سکتا ہے۔ یہ ہے صحیح توکل۔

پس اس دلیل کو کتنا مضبوط کر دیا جب فرمایا وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰى مَا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اَذَیْتُمُوْنَا خدا کی قسم ہم صبر کریں گے اس ظلم پر اور اس دُکھ پر جو تم ہمیں دو گے اور دیتے چلے جا رہے ہو۔ تم نے جتنے مصائب ہم پر توڑے ہیں۔ چونکہ ہمارا معاملہ خدا کے ساتھ ہے اور ہم خدا کی طرف دیکھ رہے ہیں اس لئے ہم صبر کریں گے اور اس سے زیادہ کوئی اور دلیل نہیں دی جا سکتی اس بات کے حق میں کہ ہم خدا پر توکل کرنے والے ہیں قانون کو اپنے ہاتھ میں نہیں لیں گے بلکہ اللہ کے قانون کو جاری ہونے دیں گے اور یقین رکھتے ہیں کہ وہ ضرور جاری ہو گا۔ وَعَلَی اللّٰہِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُتَوَکِّلُوْنَ اور ہاں ہم پھر اعلان کرتے ہیں کہ جو لوگ توکل کرنے والے ہوتے ہیں وہ

اللہ کی ذات پر توکل

کیا کرتے ہیں۔

یہ بات سن کر وہ لوگ جنہوں نے انکار کیا تھا۔ قرآن کریم کے مطابق ان پر پے در پے ایسے واقعات رونما ہوئے کہ وہ تاریخ کا حصہ بن گئے چنانچہ قرآن کریم کہتا ہے کہ ہم تمہیں اُن سارے واقعات کا خلاصہ سنا رہے ہیں اور ایک ایسی تاریخ بتا رہے ہیں جو حضرت نوح علیہ السلام کے وقت سے جاری ہے اور ان تین انبیاء علیہم السلام کے وقت میں بھی جاری رہی جن کے ہم نے نام لئے ہیں اور پھر بے شمار ایسے انبیاءؑ کے وقت میں بھی اسی طرح جاری رہی جن کے ناموں کو خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ جب بھی انہوں نے یہ کہا تو مقابل پر یہ کہا گیا، انہوں نے یہ کہا تو مقابل پر یہ کہا گیا۔

غرض یہ باتیں سننے کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پھر منکرین کی قوم نے اپنے رسولوں سے کہا اچھا! توکل کرتے ہو اپنے ربّ پر تو پھر تو تمہارا علاج آسان ہے، تم تو ہمارے قبضۂ قدرت میں ہو، لَنُخْرِجَنَّکُمْ مِّنْ اَرْضِنَا ہم تمہیں اپنے وطن سے نکال دیں گے۔ گویا کہ اُن کو وطنیت کے حق سے ہی محروم کر دیا جس زمین میں وہ پلے جس زمین کا انہوں نے پانی پیا اس زمین سے رزق حاصل کیا، اسی شہر اسی جگہ کے وہ لوگ متوطن تھے لیکن قوم مقابل پر تکبّر کی انتہا کر دیتی ہے۔ کہتی ہے ہمارا ملک ہے تمہارا تو نہیں اور ہم اختیار رکھتے ہیں کہ تمہیں اس زمین سے نکال دیں۔ خدا کے رسول اس کا کوئی جواب نہیں دیتے خاموشی اختیار کرتے ہیں اور پیشتر اس کے کہ وہ جواب دیں اللہ تعالیٰ آسمان سے اُن پر وحی نازل فرماتا ہے لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ تمہیں ہرگز کسی معاملہ میں دخل دینے کی ضرورت نہیں ہے، کوئی ہاتھ ہلانے کی ضرورت نہیں، ہم ظالموں کو ہلاک کریں گے

اُن کو آسمان سے آواز سنائی دیتی ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ کس زمین کے مالک بن بیٹھے ہیں۔ وطن کس کے ہیں خدا کے سوا کسی کے وطن نہیں ہیں اور خدا کے سوا کسی کی زمین نہیں ہے۔

انبیاءؑ کے مخالفین کہتے ہیں ہم تمہیں اس زمین سے نکال دیں گے لیکن خدا کہتا ہے ہم آسمان سے تمہیں خوشخبری دیتے ہیں لَنُسْكِنَنَّكُمُ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ یہ لوگ تو قصہ ماضی بن چکے ہیں، یہ تو کہانیاں بن جانے والے ہیں، ان کے بعد ہم تمہیں ان زمینوں کا وارث بنائیں گے جن سے نکالنے کا یہ دعویٰ کر رہے ہیں۔ ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِيْ وَخَافَ وَعِيْدِ یہ شاندار مستقبل اُس قوم کا ہے جو میرے مقام کا خوف رکھتی ہے اور میرے وعید سے نصیحت پکڑتی ہے اور استفادہ کرتی ہے۔ اور ان باتوں سے ڈرتی ہے جن باتوں سے میں ڈرایا کرتا ہوں۔

جب خدا تعالیٰ نے وحی کے ذریعہ ان قوموں کو یہ پیغام دیا اور یہ جاری و ساری پیغام ہے، یہ ایسی کہانیاں ہیں جو ہمیشہ دہرائی جاتی رہی ہیں اور دہرائی جائیں گی۔ دنیا ان کہانیوں میں ایک بھی استثناء نہیں دیکھے گی۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے رسولوں نے اپنی قوم کے لوگوں سے گفتگو بند کر دی وَاسْتَفْتَحُوْا اور عرض کیا کہ اے اللہ فتح تو تیرے ہاتھ میں ہے۔ ہم نے تجھ پر توکل کیا تھا۔ تیرا بے انتہا احسان اور کرم ہے کہ پیشتر اس کے کہ ہم دعا کرتے تو اپنے فضل سے ہم پر رجوع برحمت ہوا اور تو نے آسمان سے ہمیں خوشخبریاں دینا شروع کر دیں۔ پس ہم تجھ سے ہی فتح مانگتے ہیں۔ چنانچہ یہ کہتے ہوئے انہوں نے اپنے رب سے فتح مانگی وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ اور ہر وہ شخص جس نے تکبّر اختیار کیا تھا اور جبر اختیار کیا تھا۔ ہر سرکش اور حق کا دشمن ناکام و نامراد رہا۔

قرآن کریم کا یہ وہ طرز بیان ہے جس کا میں نے ذکر کیا تھا۔ کتنا

حیرت انگیز نصیحت کا طریق

ہے۔ کیسا پیارا انداز ہے اور کتنا یقین سے پُر ہے۔ کتنا قطعی اور اٹل ہے۔ اس تقدیر میں جو خدا نے بیان کی ہے نہ پہلے کبھی کوئی تبدیلی ہوئی ہے اور نہ اب کوئی تبدیلی ہو سکتی ہے۔

پس وہ لوگ جو ہمیشہ خدا کے نام پر کھڑے ہوں گے اُن کے لئے اُن رستوں کے سوا اور کوئی رستہ نہیں ہے اس لئے اُن کو لازماً صبر کرنا پڑے گا اور لازماً خدا کی خاطر دُکھوں کو برداشت کرنا ہو گا اور استقامت دکھانی ہو گی اور خدائے حیّ و قیوم پر توکل بھی کرنا ہو گا اور لوگوں کو بتانا ہو گا کہ ہم خدا پر توکل کرتے ہوئے صبر کر رہے ہیں۔ تب ہمیشہ ایسی قوموں پر خدا کی وہ تقدیر بھی لازماً ظاہر ہو گی جس کا ان آیات میں ذکر کیا گیا ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت نہیں ہے جو خدا کی راہ میں حائل ہو سکے۔ جب وہ فیصلہ فرماتا ہے کسی قوم کو فتح دینے کا تو لازماً وہ فتح پاتی ہے اور جب وہ فیصلہ فرماتا ہے کسی قوم کو ہلاک کرنے کا تو لازماً وہ ہلاک کی جاتی ہے اور قصہ کہانی بنا دی جاتی ہے۔"

الفضل کی اشاعت دس ہزار کرنے کی مہم

مخیّر احباب سے درخواست

ہم اپنے مخیّر احباب کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت کچھ دیا ہے اور دے رہا ہے۔ آپ غریب اور نادار احمدی بھائیوں کے نام الفضل کا خطبہ نمبر یا روزانہ پرچہ جاری کروا کر بھی الفضل کی اشاعت ۱۰،۰۰۰ تک پہنچانے میں حصہ لے سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے اور آپ اپنے پیارے اور مقدس امام کی خواہش کو پورا کرنے میں حصہ لینے والے ہوں۔ آپ کا یہ طریق بھی الفضل کی اشاعت بڑھانے میں ممد ہو سکتا ہے

سالانہ چندہ ۱۲۵/ روپے ◉ خطبہ نمبر سالانہ ۳۵ روپے

(منیجر الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مبارک ٹاؤن کالونی ربوہ میں

حیرت انگیز ارزاں قیمت پر پلاٹس حاصل کریں۔ ساہی وال روڈ پر ناصر آباد کے سامنے گھر کے دروازے تک پختہ سڑکیں تعمیر شدہ ہیں۔ پانی میٹھا ہے اونچی جگہ ہے ٹاؤن کمیٹی کے اندر ہے۔ پانچ سات اور دس مرلے کے پلاٹس اور محدود دکانات کے پلاٹس قابل فروخت ہیں۔ سنہری موقعہ سے فائدہ اٹھائیں اور خاکسار سے فوری رابطہ پیدا کریں۔

مبارک احمد طاہر ایڈووکیٹ مختار عام مالکان

فون۔ دفتر ۶۱۲۔ گھر ۵۱۲/۴۲۸ معرفت چوہدری مبارک مصلح الدین
الوکیل المال (ثانی) ربوہ

شالوں کی مشہور دکان

الفردوس شال ہاؤس

۸۵۔ انارکلی لاہور

الفردوس شال ہاؤس

لاہور فون ۳۲۴۴۸

فون ملز ۲۵۹۴۶ فون آفس ۲۲۴۸۳

سفینہ انڈسٹریز لمیٹڈ

مقبول روڈ۔ فیصل آباد

امپورٹر ایکسپورٹر

لون، وائل، پردہ کلاتھ، پاپلین

جاذب نظر، دیدہ زیب
ہر گھر کی پسند

آفس
مندر گلی ریل بازار۔ فیصل آباد

ہر قسم کی عمارتی لکڑی
دیودار، کیل، چیل
پڑتل کیلئے ہمارے ہاں
رجوع فرمائیں

سٹار ٹمبر سٹور

۵۳ فیروزپور روڈ بالمقابل تھانہ اچھرہ لاہور
فون ۴۱۰۶۱۷

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے اپنے معروف ادارہ

گلوب ٹمبر کارپوریشن

ہیڈ آفس:۔ ۲۶۔ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ لاہور
(گورنمنٹ کنٹریکٹر)

فیکٹری

گلوب انجینئرنگ کارپوریشن

رچنا ٹاؤن جی ٹی روڈ فیروزوالا لاہور پر تشریف لائیں
فون دفتر:۔ ۶۸۱۲۶ گھر:۔ ۶۲۹۳۰ فیکٹری:۔ ۷۱۰۳۵۳

احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کیلئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات وغیرہ کیلئے

نیو پاک جیولرز

فون نمبر
۴۱۰۹۷۴، ۴۱۸۶۴۶
رہائش
۴۱۸۶۴۵

۱۱۱۔ فیروزپور روڈ نزد گلیکسی سینما اچھرہ لاہور ۔۔ ۱۰۔ ارشاد مان کالونی لاہور
۱۲۔ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور

پروپرائٹر:۔ میاں عظیم قادر اینڈ سنز

جاپان سے کاروبار کے متمنی حضرات متوجہ ہوں

جاپان سے دنیا کے ہر ملک میں اشیاء اور ری کنڈیشنڈ کاروں کی امپورٹ ایکسپورٹ کیلئے

ہماری خدمات حاضر ہیں

MINOCHAN CORPORATION

3-12-2-101 SHIMOMEGURO MEGURO - KU TOKYO 153
JAPAN CABLE :- MINOCHANNTOKYO

خدا کے فضل اور رحم کیساتھ
ھُوَالنَّاصِر

کراچی میں

معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے
اور بنوانے کے لئے تشریف لائیں

الرؤف جیولرز

۱۶۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری، شمالی ناظم آباد کراچی
فون: ۶۱۷۰۶۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خوبصورت اور مضبوط دانت

- جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں۔
- ٹیڑھے اور بدصورت دانت خوبصورت کئے جاتے ہیں۔
- دانتوں کو ٹھنڈا پانی لگنا یا درد ہونیکا فوری علاج کیا جاتا ہے۔

شریف ڈنٹل کلینک

نزد مسجد اقصیٰ ربوہ فون ۵۴۳

نظر اور دھوپ کی عینکوں کے لئے

شبیر آپٹیکل سروس

ہر قسم کا کاغذ، بکس بورڈ اور گتہ

بارعایت خریدنے کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں اور دعا فرمائیں۔

اب ہمارے ہاں سے قرآن مجید بطرز قاعدہ یسرنا القرآن، تحدیث نعمت، انسان کامل سنگم، کشتی نوح بھی مل سکتی ہے۔

مقبول پیپر مارٹ گنپت روڈ۔ لاہور فون ۶۳۸۴۹ فون گھر:- ملک عبداللطیف ستکوہی ۶۷۴۴۸

جدید فیشن کے مطابق

- سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات ادیں
- چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ

فون نمبر ۵۲۶۲۳، ۶۳۸۵۱

فرحت علی جیولرز کیلئے کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم لاہور

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات ہر قسم کنٹرول ریٹ پر

کاسمیٹک و دیگر اشیاء بارعایت

Ph:- 52322

La Medicine

2/6 I&T Centre, G-9/4 ISLAMABAD

قابل فروخت اراضی

واقعہ موضع کھائی کلاں ضلع خوشاب تعداد ۱۰ تقریباً ۴۴۰۰ کنال رابطہ کریں

محمود احمد خان ابن نواب محمد احمد خان مرحوم

معرفت سید عبدالغنی شاہ ۱۱/۳۵ فیکٹری ایریا ربوہ

ہمیں بھی خدمت کا موقع دیں

یہاں پر ہر قسم کی گرل، کھڑکیاں، گیٹ، چارپائیاں، شیڈ، دروازے اور شٹر کے تسلی بخش کام کیلئے ہم سے رجوع فرمائیں۔

انصاف سٹیل ڈیکوریٹڈ ورکس

اقصیٰ چوک ربوہ پروپرائٹر:- اعجاز احمد

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات ہر قسم کنٹرول ریٹ پر اور بارعایت

بہتر تشخیص و مناسب علاج

کریم میڈیکل ہال

گول امین پور بازار۔ فیصل آباد

قائم شدہ: ۱۹۱۱ء

دواخانہ حکیم نظام جان

نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد، اکھڑا کی شکار دکھی عورتوں کے لئے

حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان

بچوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ فون: ۷۳۹۹۷، پوسٹ بکس: ۲۲۲

ایجنسیز:
دواخانہ حکیم نظام جان اقصیٰ چوک ربوہ
جلیل دواخانہ، شیخوپورہ
محبوب یونانی دواخانہ مین بازار بھیرہ والا

مجید ٹاؤن رہائشی منصوبہ نزد مسجد اقصیٰ ربوہ

- باقاعدہ منظور شدہ
- ہر نقص سے پاک

چوہدری عبدالمجید وڑائچ ایڈووکیٹ

فیکٹری ایریا۔ ربوہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے بہترین رہائشی منصوبہ ٹاؤن کمیٹی سے منظور شدہ

شکور پارک ہاؤسنگ سکیم ربوہ

میں:

میٹھے پانی کی سہولت پہنچا دی گئی۔ پختہ سڑکیں۔ پلیاں۔ مین نالیاں پہلے ہی مکمل ہو چکی ہیں۔ ٹیلیفون و بجلی کی سہولت جلد مہیا ہو رہی ہے۔ سوئی گیس جون ۱۹۸۴ء تک بفضل تعالیٰ پہنچا دی جائے گی۔ شکور پارک میں رہائشی مکانات تعمیر ہو رہے ہیں۔ اچھی رہائش پرسکون ماحول نزد مسجد اقصیٰ و محلہ دارالرحمت شرقی ب کی چالیس فٹ سڑک پر واقع چنیوٹ ساہیوال روڈ کے اندر بطرف ربوہ۔ اب اس بہترین رہائشی منصوبہ سے فائدہ اٹھائیں۔

نوٹ: الباسط کالونی میں جن احباب نے خاکسار سے پلاٹ خرید کئے ہوئے ہیں وہ اپنا اپنا نشان ۱۵ اکتوبر ۱۹۸۳ء تک لے لیں: (فون: 416)

پروپرائٹر: حاجی عبدالسمیع ۱۶/۲۵ باسط منزل دارالرحمت شرقی ب ربوہ

خدا کے فضل سے

نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد، مرض اکھڑا کی ★ دکھی بہنوں کا تسلی بخش علاج ★

جبوب اکسیر اکھڑا

قیمت ۱۰ روپے

حکیم محمد طفیل سابق صدر طبیہ کمیٹی تحصیل چنیوٹ گولبازار ربوہ

فوری ضرورت ڈرائیور

مخلص احمدی متوسط عمر ڈرائیور جو ڈرائیونگ لائسنس اور تصدیق اپنے حلقہ کے امیر یا پریذیڈنٹ کی رکھتا ہو قابلیت کی بنا پر ۸۰۰/- روپے تک ماہوار رہائشی سہولت کراچی کیلئے

کیپٹن محمود احمد خان ۶۲۔ دہلی مسلم سوسائٹی نزد فیروز آباد تھانہ کراچی

آپ کو معلوم ہو کہ ہمارے دواخانہ میسر حکیم نظام جان اینڈ سنز کا نام اب

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

زیر نگرانی: حکیم عبدالحمید جانشین و فرزند حضرت حکیم نظام جان

ہو چکا ہے

خدمت کی راہوں پر رواں دواں: دیرینہ خادم

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون: ۷۴۸۴۴

بالمقابل ایوان محمود، ربوہ، فون: ۶۳۸

۷۱۔ سویٹ ہوم لینڈ ماڈل کالونی کراچی ۲۷ ☆ چوکسیہ ضلع سیالکوٹ